دینی طلبہ پر خرچ کیجئے

04-February-2021

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ   وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ   وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یاسَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یادَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، البتہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں جائز ہوں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دُرُودِ پاک کی فضیلت

امیرُ الْمُؤمنین حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا:

خَلَقَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الْجَنَّۃِ شَجَرَۃً ثَمَرُھَا اَکْبَرُ مِنَ التُّفَّاحِ، وَاَصْغَرُ مِنَ الرُّمَّانِ، اَلْیَنُ مِنَ الزُّبْدِ، وَاَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ، وَاَطْیَبُ مِنَ الْمِسْكِ، وَاَغْصَانُھَا مِنَ اللُّؤْلُؤِ

الرَّطْبِ، وَجُذُوْعُهَا مِنَ الذَّهَبِ، وَوَرَقُهَا مِنَ الزَّبَرْجَدِ لَا يَأْكُلُ مِنْهَا اِلَّا مَنْ اَكْثَرَ مِنَ الصَّلَاةِ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللہ کریم نے جنت میں ایک درخت پیدا فرمایا ہے، جس کا پھل سیب سے بڑا، اَنار سے چھوٹا، مکھن سے نرم، شہد سے بھی میٹھا اور مشک سے زیادہ خوشبو دار ہے، اُس درخت کی شاخیں موتیوں کی، تنے سونے کے اور پتے زبرجد کے ہیں، اُس درخت کا پھل صرف وُہی کھاسکے گا جو رسولِ پاک صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھے گا۔ (الحاوی للفتاوی، ۲/۴۸)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب!　　　صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم "نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

اہم نکتہ: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں

☆ نگاہیں نیچی کئے توجہ سے بیان سُنوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دین کی تعظیم کے لیے جب تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب، اُذْكُرُوا اللّٰه، تُوْبُوْا اِلَى اللّٰه وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کے لئے بلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافَحہ اور انفرادی کوشش کروں گا۔

1 … معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج کے بیان کا موضوع ہے "**دینی طلبہ پر خرچ کیجیے**" جس میں ہم صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور دیگر بزرگوں کے ایسے واقعات سُنیں گے کہ انہوں نے دِینِ اسلام کی سربلندی کے لیے اپنا وقت دینے کے ساتھ ساتھ اپنا مال بھی خرچ کیا۔ آج کے دور میں ہم دِینی طلبہ کی کس طرح سے خدمت کر سکتے ہیں؟ اس کے علاوہ مزید اہم نکات بھی سُنیں گے۔ اللہ کریم ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ سُننے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

علمِ دین کے پیاسوں پر مال خرچ کیا

حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک سفر سے واپسی پر خاتونِ جنت حضرت فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے گھر تشریف لائے لیکن گھر کے دروازے پر ایک پردہ اور اپنی لختِ جگر کے ہاتھوں میں چاندی کے دو کنگن ملاحظہ فرماکر واپس تشریف لے گئے۔ حضرت ابو رافع رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو وہ رو رہی تھیں، انہوں نے مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لوٹ جانے کی خبر دی تو حضرت ابورافع رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر واپسی کا سبب پوچھا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دروازے پر موجود پردے اور چاندی کے کنگنوں کے سبب میں واپس آگیا۔ (ابو داود، کتاب الترجل، باب ما جاء فی الانتفاع بالعاج، ۴/۱۱۸، حدیث: ۴۲۱۳ بتغیر)

حضرت ابورافع رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے خاتونِ جنت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کو اس بات کی خبر دی تو انہوں نے پردہ پھاڑ دیا اور کنگن حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے ہاتھوں بارگاہِ رسالت میں بھیج دیئے اور عرض کی: میں یہ کنگن صَدَقہ کرتی ہوں، آپ انہیں جہاں مناسب سمجھیں خرچ فرمادیجئے۔ غریبوں کے والی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے ارشاد فرمایا: انہیں بیچ کر اہلِ صُفہ پر خرچ کردو۔ چنانچہ انہوں نے وہ دونوں کنگن ڈھائی درہم میں بیچ کر اصحابِ صُفہ پر صدقہ کردیئے۔ اس کے بعد پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی لختِ جگر کے گھر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: تم پر میرے ماں باپ فدا ("میں فدا، میرے ماں باپ فدا" انتہائی محبت وعظمت ظاہر کرنے کے لئے کہے جاتے ہیں) تم نے بہت اچھا کیا۔ (نسائی، کتاب الزینۃ، باب الکراھیۃ للنساء فی اظھار الحلی والذھب، ص ۸۲۰، حدیث: ۵۱۵۰، بتغیر)

مفسرِ قرآن حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سفر میں تشریف لے جاتے تو پہلے سارے گھر والوں سے رُخصت ہوتے سب سے آخر میں حضرت فاطمہ زہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے گھر سے رُخصت ہوتے اور جب سفر سے واپس آتے تو سب سے پہلے جناب فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے گھر تشریف لاتے پھر دوسرے اہلِ بیت کے پاس۔ غرضیکہ جانا بھی اس گھر سے ہوتا اور آنا بھی اسی گھر میں اس گھر کی عزت پر لاکھوں سلام۔ دروازے پر لٹکے ہوئے پردے اور کنگن کے بارے میں فرماتے ہیں: دروازہ کا یہ پردہ غالبًا تصاویر والا تھا اور چاندی کے کنگن لڑکوں (یعنی امام حسن و امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا) کے لیے تھے، مردوں کے لئے

کنگن اور تصاویر والا پردہ یہ دونوں حرام ہیں۔جناب فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کو ان کی حُرمت کی ابھی تک خبر نہ تھی۔اسی لیے آپ نے یہ دونوں کام کیے ہوئے تھے ورنہ اہلِ بیتِ نبوت دانستہ طور پر ناجائز کام نہیں کرسکتے۔آپ نے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی صرف ناراضگی ملاحظہ فرماکر یہ دونوں چیزیں ختم کردیں اور کنگن حضور کی بارگاہ میں صدقہ کرنے کے لئے بھیج دیئے تاکہ اس عمل کو دیکھ کر حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ گھر میں تشریف لے آئیں۔ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ چاہتے تھے کہ حضرت فاطمہ زہرا رَضِیَ اللہُ عَنْہا بھی ان کنگنوں کو نہ پہنیں کہ اگرچہ ان کے لیے انکا پہننا جائز ہے مگر میں چاہتاہوں کہ میرے اہل بیت جائز آرائش ٹیپ ٹاپ بھی نہ کریں تاکہ ان کے دل دنیا میں نہ لگیں اور آخرت میں ان کے درجات اور بلند ہوں وہ دنیا میں فقر وریاضت کی زندگی گزاریں۔(مرآۃ المناجیح،۶/۱۷۷ملخصاً)

والدین کے لئے نصیحت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس حدیثِ مبارکہ میں والدین کے لئے نصیحت ہے کہ وہ اپنی اولاد بالخصوص لڑکیوں کی دینی اعتبار سے تربیت کریں۔ تاکہ وہ شادی سے پہلے اور شادی کے بعد بھی نیک سیرت خاتون بن کر اپنے بچوں کی دینی نقوش پر تربیت کریں کیونکہ عورت سے ہی ایک اچھا گھرانہ اور خاندان تشکیل پاتا ہے۔ پھر ان کی اپنے بچوں کی اچھی تربیت کرنے سے ایک بہترین اور نیک معاشرہ بنتا ہے۔یہ بھی معلوم ہوا!جہاں والدین کی سعادت مندی یہ ہے کہ وہ بیٹی کی اچھی تربیت کریں وہیں بیٹی کی سعادت مندی یہ ہے کہ وہ والدین کی جائز خوشیوں کا لحاظ

رکھے،ان کی خدمت کرے،ان کی مزاج شناس ہو،بُڑھاپے میں خاص کر ان کی اچھی طرح خدمت کرے اور اپنی خوشیوں پر والدین کی جائز خوشیوں کو ترجیح دے۔ الغرض ان کی خدمت میں کوئی کسر نہ چھوڑے جیسا کہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ عَنۡہا سعادت مند بیٹی تھیں۔ آپ کی سعادت مندی کی وجہ سے ہی ہم پر کرم ہوا کہ حضورِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے خاتونِ جنت کو ایک تسبیح عطا فرمائی جسے "تسبیحِ فاطمہ" کہا جاتا ہے چنانچہ

تسبیحِ فاطمہ

امیر المؤمنین حضرت مولا مشکل کشا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ وَجۡھَہُ الۡکَرِیۡم فرماتے ہیں: نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں کچھ قیدی لائے گئے تو میں نے حضرت فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہا سے کہا: آپ اپنے ابّا جان، حضورِ رحمتِ دوجہان صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہو کر کوئی غلام مانگ لائیں کہ وہ کام کاج میں آپ کا ہاتھ بٹا سکے چنانچہ آپ شام کے وقت حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پوچھا: بیٹی کیا بات ہے؟ آپ نے صرف اتنا عرض کیا کہ سلام کے لئے حاضر ہوئی تھی۔ حیا کی وجہ سے مزید کچھ نہ کہہ پائیں۔ جب گھر لوٹ کر آئیں تو حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ وَجۡھَہُ الۡکَرِیۡم نے پوچھا: کیا ہوا؟ کہا: میں حیا کی وجہ سے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کچھ نہ کہہ سکی۔ دوسری شب پھر حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ وَجۡھَہُ الۡکَرِیۡم نے خاتونِ جنت حضرت فاطمۃُ الزّہراء رَضِیَ اللہُ عَنۡہا کو نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں گھر کے کام کاج میں سہولت کے لئے ایک

غلام مانگنے بھیجا لیکن آپ اب بھی حیا کی وجہ سے سُوال نہ کر سکیں۔(حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ الْکَرِیْم مزید فرماتے ہیں:)جب تیسری شام آئی تو ہم دونوں حضور نبیِّ اَکرم صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے،رسولِ پاک صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے آنے کا سبب پوچھا تو حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: میں نے عرض کی:یا رسولَ الله صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم!ہمیں کام میں دشواری ہوئی تو ہم نے چاہا کہ آپ سے کوئی غلام مانگ لائیں۔حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:کیا میں تمہیں ایسا کام نہ بتاؤں جو تمہارے لئے سُرخ اونٹوں سے بہتر ہے؟حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ الْکَرِیْم نے عرض کی:جی ہاں!یا رسولَ الله صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم!تو رسولِ اکرم صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:صبح و شام 33 بار سُبْحٰنَ الله،33بار اَلْحَمْدُ لِلّٰه اور34بار اَللهُ اَکْبَر کہو،صبح وشام ہزار نیکیاں ملیں گی۔حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں:اس کے بعد میں نے اس کو اپنا معمول بنالیا پھر کبھی بھی نہ چھوڑا،البتہ جنگِ صفین کی رات میں اسے پڑھنا بھول گیا تھا لیکن پھر آخر میں مجھے یاد آگیا تو میں نے پڑھ لیا۔(سنن کبری للنسائی،کتاب عمل الیوم واللیلة،باب ثواب ذلک،۲۰۴/۶،حدیث:۱۰۶۵۲)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے سُنا کہ حضور پاک صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے خاتونِ جنت رَضِیَ اللهُ عَنْهَا کی طرف سے دیئے گئے کنگن اصحابِ صُفّہ پر خرچ فرمادیئے اللہ پاک کے پیارے رسول،بی بی آمنہ کے پھول صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے اپنے اس مبارک عمل سے ہمیں یہ درس دیا کہ دینی طالب علموں پر اپنا مال خرچ کرنا

چاہئے۔ حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چاہتے تو اس مال کو کسی اور نیک کام میں خرچ کرنے کا حکم بھی دے سکتے تھے لیکن آپ نے اصحابِ صُفہ جو دین کا علم سیکھنے کے لئے ہر وقت تیار رہا کرتے تھے، ان پر خرچ کرنے کا حکم دیا۔ اس سے معلوم ہوا! ہمیں اپنا مال ان کاموں میں خرچ کرنا چاہیے جن سے دین کو زیادہ فائدہ ہو۔ اپنا مال دینی کاموں میں خرچ کرنے کے ساتھ ساتھ جتنا زیادہ سے زیادہ ہو سکے، ہمیں اپنا وقت بھی پیش کرنا چاہئے، فیضانِ مصطفےٰ سے مالا مال ہونے والے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور دیگر بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے ایسے سینکڑوں واقعات ہیں کہ جن کا مال دینی کاموں میں وقف ہونے کے ساتھ ساتھ اُن کا وقت بھی دین کی سربلندی کے لیے گزرتا تھا۔ اللہ پاک ان عظیم ہستیوں کی دینِ اسلام کے لیے دی جانے والی قربانیوں کا صدقہ ہمیں بھی ایسا جذبہ نصیب فرمائے کہ ہم بھی اپنا مال اللہ پاک کی راہ میں پیش کرنے کے ساتھ ساتھ اپنا وقت بھی علمِ دین سیکھنے سکھانے میں کامیاب ہو جائیں۔

ابتدائے اسلام میں صحابہ کی قربانیاں

اے عاشقانِ رسول! اس میں کچھ شک نہیں کہ ابتدائے اسلام کا دور بڑا ہی مشکل دَور تھا۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو دِین سیکھنے اور اس پر عمل کرنے میں ایسی ایسی پریشانیاں اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑا جن کا تصور بھی لرزا دیتا ہے۔ بھوک، پیاس، بے کسی، مسافری، اپنوں کی بے وفائیاں، غیروں کی دشمنیاں، گھر بار سے دوری، کئی کئی دن کی بھوک پیاس میں گزر جاتے، اَلْغَرَض! کئی مشکلات تھیں، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے ہر آزمائش کا ڈٹ کر مقابلہ بھی کیا اور مدینے کے تاجدار، ساری

کائنات کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی غلامی بھی نہ چھوڑی۔ دِین سیکھنے، دین کی خدمت اور دِین کی تبلیغ کرنے کو نہ چھوڑا۔

اصحابِ صُفّہ کون ہیں؟

وہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان جو حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی خدمت میں صرف **دِین سیکھنے کے لیے** حاضر رہا کرتے تھے۔ اِنہیں **اصحابِ صُفّہ** کہتے ہیں۔ مَسْجِدِ نبوی شریف میں ایک چبوترا تھا، جہاں (مختلف اَوقات میں) تقریباً 400 یا 500 فُقرائے مہاجرین بیٹھا کرتے تھے، اِنہیں **اَصحابِ صُفّہ** کہتے ہیں۔ اِن کے پاس گھر تھا نہ دُنیوی سازو سامان اور نہ ہی کوئی کاروبار، غربت کا عالم یہ تھا کہ اِن میں سے 70 کے پاس سَتْر پوشی کے لیے پورا کپڑا بھی نہ تھا۔ اِن کی تعداد میں کمی بیشی ہوتی رہتی تھی۔ مدینۂ منورہ میں آنے والے کا شہر میں کوئی جان پہچان والا نہ ہوتا تو وہ بھی اہلِ صُفّہ میں شامل ہو جایا کرتا۔

(تفسیر نعیمی، ۳/ ۱۳۲ مفہوما)

اصحابِ صُفّہ کے فاقے

صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا یہ وہ مقدس گروہ ہے جو اپنے گھر بار، اہل و عیال اور فکرِ روزگار سے بے نیاز ہو کر صرف اور صرف دِین سیکھنے کیلئے مسجدِ نبوی میں ہی رہتا تھا۔ یہ بھوک بھی برداشت کرتے، پیاس بھی سہتے، یہ تکالیف کا بھی سامنا کرتے اور فاقوں میں بھی مبتلا ہوتے لیکن دین سیکھنا انہوں نے نہ چھوڑا۔ کئی روایات میں آتا ہے کہ یہ عظیم لوگ کئی کئی دن تک فاقہ کشی کرتے (یعنی بغیر کھائے پیے گزار دیتے۔)

آیئے اَصحابِ صُفّہ کی قربانیوں اور ان کے فاقوں کے متعلق کچھ سنتے ہیں:

(1) حضرت فضالہ بن عُبَید رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب لوگوں کو نماز پڑھاتے تو کچھ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نماز کے اندر حالتِ قِیام میں بھوک کی شدت کے سبب گر پڑتے اور یہ اَصحاب صُفّہ تھے، حتّٰی کہ کچھ لوگ کہنے لگتے، یہ دیوانے ہیں۔ جب سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نماز سے فارِغ ہوتے تو اُن کی طرف مُتَوَجِّہ ہو کر فرماتے: (اے اصحابِ صُفہ!) اگر تمہیں معلوم ہو جائے کہ تمہارے لئے اللہ پاک کے ہاں کیا (اجر و ثواب) ہے تو تم اِس بات کو پسند کرو کہ تمہارے فاقے اور حاجت مندی میں مزید اِضافہ ہو۔ (ترمذی، کتاب الزھد باب ماجاء فی معیشۃ ... الخ، ۱۶۲/۴، حدیث: ۲۳۷۵)

(2) حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ جو اصحابِ صُفَّہ میں سے تھے، یہ فرماتے ہیں: میں نے (بھوک کے سبب) اپنی یہ حالت بھی دیکھی کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مِنبرِ مُنَوَّر اور اُمُّ الْمُؤمنین حضرت عائِشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے حجرۂ مُطَہَّرہ کے درمیان بیہوش ہو کر گر پڑتا۔ کوئی آدمی آتا اور میری گردن پر پاؤں رکھ دیتا وہ سمجھتا کہ مجھ پر جُنُون کی کیفیّت طاری ہے حالانکہ مجھے جُنُون وغیرہ کچھ نہ ہوتا، یہ حالت بھوک کی وجہ سے ہوتی تھی۔ (بخاری، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ باب ذکر النبی ... الخ، ۵۱۵/۴، حدیث: ۷۳۲۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی بھوک کا ذکر

حضرت عامر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے مروی ہے: حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: میں اصحابِ صُفّہ میں سے تھا، ایک دن میں نے روزہ رکھا، شام کے وقت پیٹ میں

تکلیف کا احساس ہوا تو میں قضائے حاجت کے لئے چلا گیا۔ جب واپس آیا تو صُفّہ والے اپنا کھانا کھا چکے تھے۔ قریش کے مالدار لوگ صُفّہ والوں کے پاس کھانا بھیجا کرتے تھے۔ میں نے پوچھا: آج کھانا کس کے ہاں سے آیا تھا؟ ایک شخص نے بتایا: امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی طرف سے، میں امیر المؤمنین حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے پاس گیا تو آپ نماز کے بعد تسبیحات پڑھنے میں مصروف تھے۔ میں انتظار کرنے لگا۔ جب فارغ ہوئے تو میں نے قریب ہو کر عرض کی: مجھے کچھ پڑھا دیجئے اور میرا مقصد یہ تھا کہ مجھے کچھ کھانا کھلا دیں۔ امیر المؤمنین رَضِیَ اللہُ عَنْہ مجھے سورۂ اٰلِ عمران کی آیات پڑھانے لگے، جب آپ گھر پہنچے تو مجھے دروازے پر چھوڑ کر خود اندر چلے گئے کافی دیر ہو گئی لیکن واپس تشریف نہ لائے۔ میں نے سوچا شاید کپڑے تبدیل فرما رہے ہوں۔ پھر میرے لئے گھر والوں کو کھانے کا حکم دیا ہو لیکن میں نے وہاں ایسا کچھ نہ پایا۔ جب بہت زیادہ دیر ہو گئی تو میں وہاں سے اُٹھ کر چل دیا۔ راستے میں رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ملاقات ہوئی تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے ابوہریرہ! آج تمہارے منہ کی بُو بہت تیز ہے۔ میں نے عرض کی: جی ہاں! یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آج میں نے روزہ رکھا تھا اور ابھی تک افطار نہیں کیا اور نہ ہی میرے پاس کچھ ہے جس سے روزہ افطار کروں۔ رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھے اپنے گھر لے گئے اور ایک پیالہ منگوایا جس میں کھانے کا کچھ اثر باقی تھا۔ مجھے ایسے لگا جیسے اس میں کسی نے جَو کھائے ہوں۔ پیالے کے کناروں پر کچھ کھانا باقی بچا رہ گیا تھا جو بہت قلیل تھا۔ میں نے بِسْمِ اللہ پڑھی اسے اِکٹھا کیا اور کھالیا حتّٰی کہ شکم سیر ہو گیا۔

(اللہ والوں کی باتیں،۱/ ۶۴۲ ملخصا)

اصحابِ صُفّہ سے سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی محبت

اے عاشقانِ صحابہ! ہمیں غور کرنا چاہئے کہ اصحابِ صُفّہ تو اتنی محنت کے ساتھ علمِ دین حاصل کرتے تھے، کیا ہم آسانیوں کے باوجود بھی کم از کم ضروری فرض علم حاصل کرتے ہیں؟ اصحابِ صُفّہ کتنی پریشانیاں سہتے، بظاہر بڑے غریب تھے، نہ انہیں کچھ کھانے کو ٹھیک طرح ملتا نہ پینے کو ملتا لیکن ان کو یہ شرف ضرور حاصل تھا کہ یہ اصحابِ صُفّہ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے بڑے مُقَرَّب تھے، آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ان سے بڑی محبت فرماتے تھے۔ پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس جب کوئی تحفہ، صدقہ یا مالِ غنیمت آتا تو آپ اس میں سے اصحابِ صُفّہ پر خرچ کرتے۔ احادیث میں آیا ہے کہ آپ دوسرے صحابہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم) کو ترغیب دلاتے کہ وہ اصحابِ صُفّہ کو کھانا کھلائیں اور ان پر خرچ کریں۔ ان میں سے بعض کے خرچ کے کفیل خود آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم تھے۔ (مرآۃ المناجیح، ۷/ ۳۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا! اصحابِ صُفّہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کو آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا خاص قرب حاصل تھا اور آپ ان پر شفقتوں کا سایہ دراز فرماتے، اسی طرح پیارے صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن بھی اصحابِ صُفَّہ کا خاص خیال رکھتے اور ان کی حاجتوں کو پورا کرتے، آیئے! اس کی ایک

جھلک ملاحظہ فرمائیے، چنانچہ

وہ 70 صحابۂ کرام (عَلَیۡہِمُ الرِّضْوَان) جو بہترین قاری بھی تھے ان کے بارے میں آتا ہے کہ وہ حضرات دن کو لکڑیاں جمع کرکے فروخت کرتے اور اس سے حاصل ہونے والی آمدنی سے جذبۂ خیر خواہی اور بھائی چارہ کے تحت اصحابِ صُفّہ (علمِ دین حاصل کرنے والے طلبۂ کرام) کے لئے کھانا تیار کرتے اور ان کو کھلاتے تھے اور رات عبادت میں گزارتے۔ (مرآۃ المناجیح، ۲/۲۸۴)

آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کا دینی طلبہ پر خرچ کرنا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اصحابِ صُفّہ علمِ دین سیکھتے اس لیے پیارے آقا، میٹھے میٹھے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خود بھی ان پر خرچ فرماتے اور دوسروں کو ترغیب بھی ارشاد فرماتے اور ایسا نہیں ہے کہ آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صرف اصحابِ صُفّہ پر ہی خرچ فرماتے بلکہ آپ کا مال تو دین کیلئے وقف تھا، لہٰذا جتنا بھی مال آپ کے پاس آتا، آپ راہِ خدا میں خرچ فرمادیتے تھے۔

حضرت ابُوذَر رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ فرماتے ہیں: ایک روز میں نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھا، جب آپ نے اُحد پہاڑ کو دیکھا تو فرمایا: اگر یہ پہاڑ میرے لئے سونا بن جائے تو میں پسند نہیں کروں گا کہ اس میں سے ایک دِینار بھی میرے پاس تین (3) دن سے زِیادہ رہ جائے، سِوائے اُس دِینار کے جسے میں اَدائے قرض کے لئے رکھ چھوڑوں۔ (بخاری، کتاب فی الاستقراض...الخ، باب اداء الدیون، ۲/۱۰۵، حدیث: ۲۳۸۸)

ربِّ کریم قرآن پاک میں فرماتا ہے:

وَ اَمَّا السَّآىِٕلَ فَلَا تَنْهَرْؕ(۱۰) (پ۳۰،الضحی:۱۰) ترجمۂ کنز العرفان:اور کسی بھی صورت مانگنے والے کو نہ جھڑکو۔

یعنی اے حبیب!جب آپ کے درِ دولت پر کوئی سُوالی آکر کچھ مانگے تو اسے کسی بھی صورت نہ جھڑکیں بلکہ اسے کچھ دے دیں یا حُسنِ اَخلاق اور نرمی کے ساتھ اس کے سامنے نہ دینے کا عذر بیان کردیں۔(خازن،الضحی،تحت الآیۃ:۱۰، ۴/ ۳۸۸، مدارک،الضحی،تحت الآیۃ:۱۰،ص۱۳۵۷ ملتقطاً)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے ! ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سید الانبیاء، نبیوں کے سردار، کونین کے والی اور وجہِ تخلیقِ کائنات ہیں، لیکن اِس کے باوجود آپ کا اندازِ مبارک یہ تھا کہ آپ اپنے پاس مالِ دنیا کو نہیں رہنے دیتے تھے خود بھوکے رہ کر اوروں کو کھلانا آپ کا طریقہ رہاہے، اپنامال ہو یا آپ کو تحفے میں دیا گیا مال ہو بلکہ اگر یوں کہا جائے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سارا مال دین کے لئے وقف تھا تو یہ غلط نہ ہو گا کیونکہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام نے کسی کو دینار و درہم کا وارث نہیں بنایا جیسا کہ

مفسرِ قرآن حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ایک حدیث کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں: بعض انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام تارِکُ الدُّنیا تھے، جنہوں نے کچھ جمع نہ کیا جیسے حضرت یحیٰ و عیسیٰ عَلَیْہِمَا السَّلَام اور بعض نے بہت مال رکھا جیسے حضرت سلیمان و داوٗد عَلَیْہِمَا السَّلَام لیکن کسی نبی کی مالی میراث نہ بٹی، ان کا چھوڑا ہوا مال دین کے لیے وقف ہوتا ہے۔(مرآۃ المناجیح،۱/۱۹۹)

سُبْحٰنَ اللہ! اے عاشقانِ رسول! آپ نے سنا کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مال دین کے لئے وقف تھا، بالخصوص دینی طالب علموں پر خرچ کرنا تو آپ کی عادتِ کریمہ تھی اور اپنی بیٹی سیدہ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے لئے بھی یہی پسند فرماتے تھے کہ وہ بھی اپنا مال راہِ دین میں خرچ کریں۔

نوٹ: 12 دینی کاموں میں سے "انفرادی کوشش" کو شامل فرمادیجیے۔

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام "انفرادی کوشش"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! پیارے آقا مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے ہمیں بھی اپنا مال دینی طلبہ پر خرچ کرنا چاہیے اور مال کے ساتھ ساتھ اپنا وقت بھی دین کے کاموں میں صرف کرنا چاہیے اس کا ایک طریقہ یہ ہے کہ **ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں** میں حصہ لیا جائے۔ان کاموں میں سے ایک دینی کام **"انفرادی کوشش"** بھی ہے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ اِنفرادی کوشش کی ترغیبیں "72 نیک اعمال" نامی رسالے میں بھی موجود ہیں، چنانچہ نیک عمل نمبر 36 ہے: **کیا آج آپ نے اِنفرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟**

یاد رہے! ☆اِنْفِرادی کوشش کی بَرَکت سے نمازِ باجماعت پڑھنے والوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ ☆مَسجدوں کو آباد رکھنے میں مدد ملتی ہے۔ ☆مَدَنی دَرس اور تفسیر سننے سنانے کے حلقے میں شریک ہونے والوں کی تعداد بڑھ جاتی ہے۔ ☆سُنَّتوں کی تربیت کیلئے مَدَنی قافلوں میں سفر کیلئے اسلامی بھائی تیار کیے جاسکتے ہیں۔ آیئے! ترغیب

کے لئے انفرادی کوشش کا ایک واقعہ سُنتے ہیں، چنانچہ

ڈاکو نے توبہ کرلی

پاکستان کی جیل کے ایک سزا یافتہ قیدی پہلے پہل ایک خطرناک ڈاکو تھے۔ لوگوں پر ان کا ڈر طاری تھا۔ بہترین فائٹر تھے اور کئی پولیس مقابلے بھی کرچکے تھے۔ بالآخر پولیس نے انہیں گرفتار کر ہی لیا، ان کی خوش قسمتی کہ انہیں جیل میں عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی سے وابستہ اسلامی بھائیوں کی صحبت نصیب ہوگئی۔ مُبَلِّغِ دعوتِ اسلامی کی انفرادی کوشش کی بَرَکت سے جیل میں ہی انہیں مدرسۃ فیضانِ قرآن میں مکمل قرآنِ پاک سیکھنے کا موقع ملا۔ انہوں نے **"نماز"** پڑھنا سیکھی، اس کے ساتھ ساتھ 6 کلمے، ایمان مُفَصَّل، ایمان مُجمَل اور آخری دس (10) سورتیں بھی یاد کرلیں۔ اس کے بعد انہوں نے ایک نئی زندگی کا آغاز کیا جس میں جرائم کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ انہی کا بیان ہے: دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول اور اسلامی بھائیوں کی شفقت نے ان کے سوئے ہوئے ضمیر کو جگادیا اور ان کے سُدھرنے کا سامان کردیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم بزرگوں کے واقعات دیکھیں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ ان کی کوشش ہوتی تھی کہ دین کیلئے ایسی جگہ خرچ کیا جائے جس کے فوائد وقتی نہ ہوں بلکہ آنے والوں کو بھی اس سے فائدہ ہو۔ اس سلسلے میں کروڑوں حنفیوں کے امام، حضرت امامِ اعظم ابوحنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا اپنے شاگرد حضرت امام ابو یوسف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کفالت کا واقعہ ہمارے لیے روشن مثال ہے۔

آیئے! اس بارے میں سنتے ہیں، چنانچہ

امامِ اعظم نے علم بھی عطا کیا اور مال بھی!

حضرت امام ابو یوسف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ خود فرماتے ہیں: میں نے حدیث اور فقہ کے طالبِ علم کی حیثیت سے کُوفہ میں وقت گزارا۔ شروع میں بہت تنگ دست اور غریب گھرانے سے تعلق رکھتا تھا، میرے والد مجھے ایک دن حضرت امام ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں لے گئے، میں وہاں پڑھنے لگا، میرے والد نے گھر آکر مجھے کہا: "بیٹا! حضرت امام ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی طرف پاؤں پھیلا کر نہ بیٹھا کرو، یہ بے ادبی کا انداز ہے" پھر میرے والد مجھے کہنے لگے: اے میرے بیٹے! ہم غریب لوگ ہیں، جبکہ امیر لوگوں کی خوراک مُرغّن غذائیں ہوتی ہیں، ہم سوکھی پھیکی روٹی کھاکر گزارا کرتے ہیں، ہم بہت مفلس ہیں، یہ باتیں کہہ کر میرے والدِ محترم نے مجھے امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی محافل میں جانے سے روک دیا، ادھر امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھے غیر حاضر پایا تو میرے جاننے والوں سے پوچھا: یعقوب کیوں نہیں آرہا؟ انہوں نے بتایا: اسے اس کے والد نے روک لیا ہے۔ امام ابو یوسف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اِدھر میری کیفیت یہ تھی کہ میں حضرت امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی محافل میں حاضر ہونے کے لیے بے تاب رہتا۔

آخر کار میں ایک دن آپ کی محفل میں جا پہنچا، آپ نے بڑی شفقت سے غیر حاضری کی وجہ پوچھی تو میں نے اپنے غریب اور والد کے حکم پر نہ آنے کا بتایا، اس دن

تو میں آپ کی محفل میں احادیث سُنتا رہا لیکن جب میں گھر جانے لگا تو حضرت امامِ اعظم ابو حنیفہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے مجھے بیٹھنے کا اشارہ کیا، جب تمام لوگ چلے گئے تو آپ نے مجھے ایک تھیلی دی جو درہموں سے بھری ہوئی تھی، فرمایا: اس سے گزارا کرو، پھر اللہ مالک ہے، میں نے اسے کھولا تو ایک سو (100) درہم تھے۔ آپ نے جاتے ہوئے حکم دیا کہ میرے حلقۂ درس میں آجایا کرو، یہ درہم ختم ہوگئے تو پھر بندوبست کر دیں گے، چنانچہ اس دن کے بعد میں باقاعدگی سے حلقۂ درس میں آنے لگا۔

کچھ دنوں بعد آپ نے مجھے ایک اور تھیلی دی، اس طرح آپ وقتاً فوقتاً میری امداد فرماتے اور کسی کو علم نہ ہوتا، ایک خاص بات یہ کہ حضرت امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ رقم تو دیتے رہے مگر کبھی مجھ سے یہ نہ پوچھا کہ کس طرح اور کہاں خرچ کرتے ہو؟ پھر وہ خود ہی محسوس کرلیتے کہ روپے ختم ہونے والے ہیں، اس کے ساتھ ہی وہ اور رقم دے دیتے۔ میں پڑھتا بھی رہا اور میرا گھر بھی چلتا رہا۔ پھر ایک وقت آیا کہ میں مالی اعتبار سے خوشحال ہوگیا۔

میں مسلسل حضرت امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے درس میں آتا رہا، علمی استفادہ کرتا رہا اور ایک وقت آیا کہ حضرت امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے مجھے ایک طرف دنیاوی مال سے خوشحال کردیا، دوسری طرف علم و فضل میں ممتاز بنادیا اور مجھ پر علم کے دروازے کھل گئے۔ (مناقب امام اعظم، جز ثانی، ص ۲۱۱)

پیارے اسلامی بھائیو! آپ سمجھ رہے ہوں گے کہ کوئی دو چار ماہ تک حضرت امام اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے قاضی امام ابو یوسف رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی کفالت کی ہوگی،

ایسا نہیں ہے دو تین سال بھی نہیں بلکہ امام ابو یوسف رَحْمَةُاللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: حضرت امامِ اعظم رَحْمَةُاللهِ عَلَيْه نے دس (10) سال تک میرا اور میرے گھر والوں کا خرچ برداشت کیا۔ (مناقب امام اعظم، جزاول، ص ۲۵۹ ملخصاً)

امامِ اعظم کو ملنے والی برکتیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! امامِ اعظم رَحْمَةُاللهِ عَلَيْه کے اس واقعے میں ہمارے لیے درس ہی درس ہے۔ حضرت امام قاضی ابو یوسف رَحْمَةُاللهِ عَلَيْه بعد میں بہت بڑے عالِم، مجتہد، مفتی اور قاضیِ اسلام بنے بلکہ ان کے فیض نظر اور پُر اثر تعلیم سے کئی بڑے بڑے علما اور مفتی و مجتہد پیدا ہوئے۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ حضرت امام ابو یوسف رَحْمَةُاللهِ عَلَيْه کو یہ مقام و مرتبہ اس وجہ سے ملا کہ حضرت امام اعظم رَحْمَةُاللهِ عَلَيْه نے ان کی کفالت بھی کی اور انہیں پڑھایا بھی، پھر حضرت امام ابو یوسف رَحْمَةُاللهِ عَلَيْه نے آگے حضرت امام محمد رَحْمَةُاللهِ عَلَيْه کو پڑھایا۔ حضرت امام محمد رَحْمَةُاللهِ عَلَيْه حضرت امام شافعی کے استاذ ہیں۔ حضرت امام شافعی رَحْمَةُاللهِ عَلَيْه نے حضرت امام احمد بن حنبل رَحْمَةُاللهِ عَلَيْه کو پڑھایا۔ حضرت امام احمد بن حنبل رَحْمَةُاللهِ عَلَيْه نے امام بخاری رَحْمَةُاللهِ عَلَيْه کو تعلیم دی۔ حضرت امام بخاری رَحْمَةُاللهِ عَلَيْه نے آگے کئی شاگرد پیدا کئے اور اس طرح پھر آگے یہ سلسلہ چل نکلا اور آج تک جاری و ساری ہے اور اِنْ شَآءَ الله قیامت تک جاری و ساری رہے گا۔ سوچا جائے تو یہ سارا فیضان حضرت امامِ اعظم رَحْمَةُاللهِ عَلَيْه کا ہے اور اس سارے ثواب کے حق دار وہ بھی ہیں اس لیے کہ انہوں نے حضرت امام ابو یوسف رَحْمَةُاللهِ عَلَيْه کو علمِ دین کی روشنی سے منور بھی

فرمایا اور ان پر اپنا مال بھی خرچ کیا۔

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کا دینی طلبہ پر خرچ کا انداز

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی عادت مبارکہ بھی تھی کہ آپ علمِ دین حاصل کرنے والے طلبہ پر خوب خرچ فرما کر خوش ہوتے اور ان پر بہت شفیق و کریم تھے، خوشیوں کے موقعوں پر، عید کے دنوں میں ان کے لئے نئے نئے کپڑے بنواتے اور طرح طرح کے کھانے بنوا کر کھلاتے، عرب طلبہ کے لئے عربی کھانا، روسی طلبہ کے لئے روسی کھانا، بنگالی طلبہ کے لئے بنگالی کھانا الغرض جن طلبہ کو جو کھانا مرغوب (پسند) ہوتا وہ پکوا کر اس کو کھلاتے اور خوش ہوتے۔

(سوانح اعلیٰ حضرت، ص ۱۴۶ ملخصا)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی بھی جامعات المدینہ کے طلبہ کے لئے کھانے کا بہترین اہتمام کرتی ہے بلکہ طلبا کی ہر طرح کی سہولیات کا خیال رکھا جاتا ہے، لہٰذا اس کارِ خیر میں بھی دعوتِ اسلامی کے ساتھ بھرپور تعاون فرمایئے۔

ہمیں کہاں خرچ کرنا چاہیے؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس واقعے میں پیارے انداز سے ہماری رہنمائی کی جارہی ہے کہ ہم اپنا مال اللہ پاک کی راہ میں کس انداز سے خرچ کریں تاکہ ثواب بھی ملے اور اُمّتِ مُسلمہ کی خیر خواہی بھی ہو۔

کسی کے عالمِ دِین بننے میں اگر ہمارا مالی حصّہ بھی شامل ہو جائے تو اس کے فوائد کثیر بھی ہیں اور بہت دیر تک رہنے والے بھی ہیں بلکہ اگر اسے **ثوابِ جاریہ** کہا جائے

تو بھی دُرست ہو گا۔ غور کیجئے! بالفرض ہمارے دیئے ہوئے مال سے ایک عالمِ دین بن گیا تو ان کے عالم بننے کا ثواب ہمیں ملے گا، وہ تیار ہونے والے عالم جس جس کو علمِ دِین سکھائیں گے، پڑھائیں گے، اس کا ثواب بھی ہمیں ملے گا، جو ان سے سُن کر عمل کرے گا، اس کا ثواب بھی ہمیں ملے گا، وہ آگے جس جس کو بتائے اس کا ثواب بھی ہمیں ملے گا، اَلْغَرَض! اللہ پاک نے چاہا تو پھر ہمارے لیے ثواب کا نہ رکنے والا سلسلہ شروع ہو گا۔ چونکہ دین کیلئے علما پر خرچ کرنے کا ثواب بھی بہت زیادہ ہے اور اس کے فوائد بھی زیادہ ہیں، انہی فوائد کے پیشِ نظر بعض بزرگوں کے بارے میں آتا ہے کہ وہ کاروبار کرتے اور حاصل ہونے والے منافع میں سے کچھ رقم صرف علما پر خرچ فرماتے تھے کہ اس کے فوائد اور ثمرات عام لوگوں پر خرچ کرنے سے کئی گنا زیادہ ہیں۔

امام اعظم کا دین کیلئے خرچ کرنا

خود حضرت امام اعظم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کا یہی معمول تھا کہ اپنے مال سے کثیر حصہ علمائے کرام کی خدمت میں پیش فرماتے۔ چنانچہ

قیس بن ربیع کا بیان ہے: امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بغداد سے بہت سا مال خرید کر کُوفہ میں لایا کرتے اور اسے مارکیٹ میں بیچتے تھے، اس سے جو منافع ہوتا تو آپ اپنے مشائخ کے لئے ضروریاتِ زندگی خرید کر ان کے ہاں پہنچاتے پھر محدثین کے لئے ان کی ضروریاتِ زندگی خرید کر ان کے گھر پہنچاتے، ان کے لئے کھانے پینے کی چیزیں، لباس سلوا کر بھیجا کرتے اور جو رقم باقی بچ جاتی تو آپ علمائے کرام کو نقد

دے دیا کرتے تاکہ وہ اپنی ضروریات پوری کر سکیں، ساتھ ہی یہ پیغام بھیجتے میں نے اپنی طرف سے کچھ نہیں بھیجا یہ سب اللہ پاک نے آپ کے لئے نفع عطا فرمایا ہے، لہٰذا اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرو، میری تجارتی زندگی میں جس قدر منافع ہے، اس میں آپ کا حصہ ہے، مجھے تو صرف اللہ پاک نے آپ لوگوں کی خدمت کا سبب بنایا ہے، اس کا رزق میرے ہاتھوں آپ تک پہنچ رہا ہے۔(مناقب امام اعظم، جزاول، ص ۲۶۲ ملخصا)

ایک اور روایت میں آتا ہے: حضرت امام اعظم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه جب بھی اپنے لئے یا اپنے گھر والوں کے لئے کپڑا یا کوئی کھانے کی چیز خریدتے تو اسی مقدار میں وہ چیز علما و مشائخ کے لئے بھی خریدتے۔(مناقب امام اعظم، جزاول، ص ۲۶۱ ملخصا)

دعوتِ اسلامی کے جامعات المدینہ و مدارس المدینہ

پیارے اسلامی بھائیو! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت ملک و بیرونِ ملک اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے سینکڑوں **جامعات المدینہ** اور **مدارس المدینہ** ہزاروں علمِ دِین کے پیاسوں کی پیاس بجھا رہے ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے ان اہم شعبوں کا **سالانہ خرچ اربوں روپے** میں ہے، جس کو پورا کرنے کے لیے عاشقانِ رسول اپنا حصّہ شامل کرتے ہیں، اللہ کرے! ہم بھی ان کی فہرست میں شامل ہو جائیں، ہر کوئی اپنی مالی حیثیّت کے مطابق غور کرلے کہ وہ اپنی طرف سے کتنا حصہ شامل کر سکتا ہے۔

جامعات المدینہ و مدارس المدینہ کے ساتھ تعاون کی اہمیت

ابھی ہم نے سنا کہ ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِم کیلئے خرچ کرنے کی کیسی

کوششیں فرماتے تھے، اور پھر خاص طور پر دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ یعنی ایسے اِدارے کے ساتھ تعاون کرنا جہاں اُمّت کے رہنما یعنی علما تیار ہوتے ہوں، یہ گویا ایسے ہے جیسے دین کو مضبوط کرنا۔

دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ میں جہاں فیضانِ علمِ دین عام ہورہا ہے، وہیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! پڑھنے والوں کے ذریعے بے نمازیوں تک نماز کی دعوت پہنچ رہی ہے، قرآنِ پاک کی تعلیم سے ناواقف لوگوں میں محبتِ قرآن عام کی جارہی ہے، قرآنِ پاک سیکھنے سکھانے کا جذبہ دیا جارہا ہے۔ یہ اُمّت کے رہنما کبھی امامت کے مُصلّے کے ذریعے تو کبھی منبر کے ذریعے، کبھی تدریس کے منصب پر فائزہ کر تو کبھی تصنیف کے میدان میں اپنے قلم کے ذریعے نیکی کی دعوت کو عام کرنے میں مصروف ہیں، ایسے اِدارے کے ساتھ تعاون کرنا گویا اپنے معاشرے میں دینی نظام کی ترقی اور مضبوطی کا ضامن ہے۔ اپنے **صدقات، خیرات، زکوٰۃ** اور **عُشْر** وغیرہ کے ذریعے دعوتِ اسلامی کے **جامعات المدینہ** کے ساتھ بھرپور تعاون کیجئے۔

اے عاشقانِ رسول! یاد رکھئے! جس طرح عُشر یعنی (فصلوں اور پھلوں وغیرہ) کی زکوٰۃ دی جاتی ہے، اسی طرح **جانوروں کی بھی زکوٰۃ** دینی ہوتی ہے۔ کتنی قسم کے جانوروں پر **زکوٰۃ واجب** ہے؟ اور کتنی قسم کے جانوروں پر زکوٰۃ واجب نہیں؟ جانوروں کی **زکوٰۃ کا نصاب** کیا ہوتا ہے؟ جانوروں کی زکوٰۃ کے **احکام** کا خلاصہ، **جانوروں کی زکوٰۃ** کس طرح ادا کی جائے؟ یہ سب کچھ جاننے کے لیے ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی سے رابطہ کرکے "**جانوروں کی زکوٰۃ**" پمفلٹ حاصل کیجئے اور ایسے عاشقانِ رسول تک پہنچائیے جن کے پاس

اتنے جانور ہیں کہ جن پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے، اس میں پہنچانے والے کے لیے بھی **نیکی کمانے کا عظیم موقع** ہے، اللہ پاک ہمیں دِینِ اسلام کی سربلندی کے لیے اپنا مال اُس کی راہ میں پیش کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

دینی و اخلاقی تربیت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے جامعات المدینہ کے طلبا و طالبات کی دینی و اخلاقی تربیت پر بھرپور توجہ دی جاتی ہے۔ اس کے لیے نمازِ پنجگانہ کے علاوہ دیگر نوافل مثلاً صلوٰۃ التوبہ، تہجّد، اشراق اور چاشت کی نمازوں کا اہتمام کرنے کی ترغیب دلائی جاتی ہے، مختلف مواقع پر بیانات کا سلسلہ رکھا جاتا ہے جس میں کبھی والدین کا ادب و احترام کرنے اور حُسنِ سلوک سے پیش آنے کی ترغیب دی جاتی ہے، کبھی جھوٹ، غیبت، چغلی، حسد، تکبر وغیرہ جیسے باطنی امراض سے نفرت دلائی جاتی ہے۔ اسی طرح ان طلبا وطالبات کی تنظیمی تربیت پر بھی خاص توجہ دی جاتی ہے، تاکہ دورانِ تعلیم اور درس نظامی سے فارغ ہونے کے بعد طلبہ اسلامی بھائی اسلامی بھائیوں میں اور اپنے گھر والوں میں دعوتِ اسلامی کے طریقہ کار کے مطابق نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے میں کامیاب ہو جائیں، نیز طالبات دیگر اسلامی بہنوں اور اپنے محارم رشتہ داروں میں نیکی کی دعوت عام کرتی رہیں۔

تنظیمی اور اخلاقی تربیت کا نتیجہ ہے کہ جامعۃ المدینہ کے اسلامی بھائی ہر ماہ شیڈول کے مطابق مَدَنی قافلوں میں سفر کی سعادت حاصل کرتے ہیں، جامعۃ المدینہ کے اطراف میں 12 دینی کاموں کو عام کرنے کے لیے ذمّہ داریاں سنبھالتے ہیں اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! جامعۃ المدینہ کے اساتذہ کرام و طلبہ کرام **اِمامت و خطابت** کے فرائض

بھی سر انجام دے رہے ہیں، جن کی بدولت کثیر **مسجدیں آباد** ہیں۔ کئی اساتذہ و طلبہ "**جامعۃ المدینہ و فیضان آن لائن اکیڈمی**" کے ذریعے دُنیا بھر کے عاشقانِ رسول کو تعلیمِ قرآن اور علمِ دِین کی روشنی سے منور کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں، کئی اساتذہ وطلبہ دعوتِ اسلامی کے **مختلف شعبہ جات** میں اپنی دِینی خدمات پیش کررہے ہیں۔

اِسی طرح **جامعۃ المدینہ** (للبنات) کی **مُدرِّسات و طالبات** (یعنی پڑھانے والی مَدَنِیّہ اسلامی بہنیں اور طالبات) بھی دعوتِ اسلامی کے **مختلف شعبہ جات** میں ہونے والے دینی کاموں میں حصّہ لینے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ اسلامی بہنوں کی عالمی مجلس مشاورت کے تحت اسلامی بہنوں کے **8 دینی کاموں** میں عملی طور پر شامل ہو کر نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے کی کوشش کرتی ہیں۔ اَللّٰھُمّ زِدْ فَزِدْ ثُمَّ زِدْ یعنی اے اللہ پاک بڑھا اور بڑھا پھر بڑھا۔ (فیضانِ سُنّت، صفحہ ۵۸۹ ملخصاً)

دوسروں کو عالِمِ دین بنایئے

یاد رکھئے! اس میں کوئی شک نہیں کہ عالِم بننے کے بڑے فضائل ہیں، اس میں کوئی شک نہیں کہ **حافظ** بننے کے بڑے فضائل ہیں، یقیناً یہاں ہم میں سے کئی ایسے ہوں گے جن کے دل میں یہ خواہش ہوگی کہ کاش! ہم عالِم بنتے، کئی ایسے ہوں گے جو حافظ بننا چاہتے ہوں گے۔ ہم اگر عالِم نہ بھی بن پائے تو اب یہ سعادت ہمیں مل سکتی ہے کہ ہم اپنے مال سے مدد کر کے کسی کو **عالم بنوادیں**۔ ہمت کیجئے اور دعوتِ اسلامی کے جامعات المدینہ اور مدارس المدینہ کے اخراجات کے لیے بھرپور تعاون کیجئے۔

خود کفالت

اللہ پاک نے وُسعت دی ہے تو **مسجد** بنوا دیجئے، جامعۃ المدینہ یا مدرسۃ المدینہ بنا کر یا بنوا کر **دعوتِ اسلامی** کو دے دیجیے۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو کسی جامعہ یا مدرسے کا **ماہانہ خرچ** اپنے ذمہ لے لیجیے۔ کسی جامعۃ المدینہ یا مدرسۃ المدینہ کے **یوٹیلٹی بلز** (مثلاً بجلی، گیس وغیرہ) کی ادائیگی اپنے ذِمّے لے لیجئے یا کسی جامعہ یا مدرسے کے **عملے** (اساتذہ و قاری صاحبان وغیرہ) کی تنخواہ (Salary) اپنے ذِمّے لے لیجئے اگر آپ سبزیوں کا کاروبار کرتے ہیں تو اپنے قریبی کسی جامعۃ المدینہ یا رہائشی مدرسۃ المدینہ کی **سبزیاں** وغیرہ اپنے ذِمّے لے لیجئے۔ گندم یا آٹے کی پیشکش کر دیجیے۔ اپنے کھیت کی گندم میں سے ایک حصہ مخصوص کر لیجئے کہ یہ اللہ پاک کی رِضا اور ثواب کے لیے دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ یا مدرسۃ المدینہ کے لیے پیش کروں گا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کسی جامعۃ المدینہ یا رہائشی مدرسۃ المدینہ کے **راشن** مثلاً (گھی، چاول، پتی، دودھ وغیرہ) میں سے جو مجھ سے ہو سکا، اپنی طرف سے پیش کروں گا یا کسی کو اس کی **ترغیب** دِلاؤں گا۔

والدین کیلئے صدقۂ جاریہ

اَلْغَرَض! کسی بھی طرح اس کارِ خیر (نیکی کے کام) میں تعاون کی ضرور کوشش کرنی چاہئے۔ ان اخراجات میں اپنے مرحوم والد یا والدہ یا دونوں کے **ایصالِ ثواب** کی بھی نیت کی جا سکتی ہے، ماں باپ کے جیتے جی بھی تو نیک اولاد ان کی خدمت کے لیے خرچ کرتی ہی ہے۔ اے کاش! ہم ماں باپ کے دُنیا سے جانے کے بعد بھی نیکی کے کاموں میں زیادہ سے زیادہ خرچ کر کے اُن کو اِیصالِ ثواب کرنے کی سعادت حاصل کر پائیں کہ یہ صدقۂ جاریہ بھی بنے گا اور اللہ پاک نے چاہا تو دِین کی تقویت کا سبب

بھی بنے گا۔ یہاں یہ بات بھی ذہن نشین فرمالیجئے کہ ہم ہوں یا نہ ہوں دین کا نظام قیامت تک چلتا رہے گا، یہ ہمارے لیے سعادت کی بات ہے کہ اس میں ہمارا کتنا حصہ شامل ہوتا ہے یا ہم دوسروں سے رابطہ کر کے اپنے نامۂ اعمال میں کتنی نیکیاں لکھوا سکتے ہیں۔ لہٰذا نہ صرف آپ اپنی زکوٰۃ و فطرہ اور دیگر چندہ دعوتِ اسلامی کو دیجئے بلکہ انفرادی کوشش کر کے اپنے رشتے داروں، دوستوں اور دیگر مسلمانوں سے چندہ وُصول کر کے دعوتِ اسلامی کے اسٹال پر جمع کروایئے۔

چندہ جمع کرنے والے توجہ فرمائیں!

جب چندہ جب لیا جائے تو اصل مالِک سے ان الفاظ کے ساتھ اجازت لیجیے: آپ اجازت دے دیجیے کہ آپ کا چندہ (Donation) دعوت اسلامی کسی بھی جائز، دِینی، اِصلاحی، فلاحی، روحانی، خیر خواہی اور بھلائی کے کام میں خرچ کرے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سلام کرنے کی سُنّتیں اور آداب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! امیرِ اَہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "101 مَدَنی پھول" سے سلام کرنے کی چند سنّتیں اور آداب سنتے ہیں: ☆مسلمان سے ملاقات کرتے وقت اُسے سَلام کرنا سُنَّت ہے۔☆دن میں کتنی ہی بار ملاقات ہو، ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں بار بار آنا جانا ہو وہاں موجود مسلمانوں کو سلام کرنا ثواب کا کام ہے۔☆سلام میں پہل کرنا سُنَّت ہے۔☆سلام میں پہل کرنے والا اللہ پاک

کا مُقرَّب ہے۔

﴾اعلان:﴿

سلام کرنے کی بقیہ سنتیں اور آداب تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے، لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں۔

﴾1﴿ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا: جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

﴾2﴿ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

---

[1] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے: تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کردیئے جائیں گے۔[1]

﴿3﴾ رَحْمت کے سترّ (70) دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحْمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[2]

﴿4﴾ چھ (6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰہِ

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ (6) لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[3]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کو تعجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ

---

[1] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵
[2] ...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷
[3] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[1]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[2]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

(خُدائے حَلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قدر حاصل کرلی۔[1]

---

1 ...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

2 ...الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

3 ...مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ... الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرونِ ملک)، 04 مارچ 2021ء

(1): سنّتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، کُل دورانیہ 15 منٹ

سلام کرنے کی بقیہ سنّتیں اور آداب

☆ سلام میں پہل کرنے والا تکبُّر سے آزاد ہے۔ مکی مَدَنی آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: پہلے سلام کہنے والا تکبُّر سے آزاد ہے۔ (شعب الایمان، ۶/۴۳۳) ☆ سلام (میں پہل) کرنے والے پر 90 رحمتیں اور جواب دینے والے پر 10 رحمتیں اُترتی ہیں۔ (کیمیائے سعادت، ۱/۳۹۴) ☆ السَّلامُ عَلَیکُم کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں۔ ساتھ میں وَرَحمَۃُ اللہِ بھی کہیں گے تو 20 نیکیاں ہو جائیں گی اور وَبَرَکاتُہٗ شامل کریں گے تو 30 نیکیاں ہو جائیں گی ☆ اِسی طرح جواب میں وَعَلَیْکُمُ السَّلام وَرَحمَۃُ اللہِ وَبَرَکاتُہٗ کہہ کر 30 نیکیاں حاصل کی جاسکتی ہیں۔ ☆ سلام کا جواب فوراً اور اِتنی آواز سے دینا واجِب ہے کہ سلام کرنے والا سُن لے۔ ☆ سلام اور جوابِ سلام کا دُرست تَلَفُّظ یاد فرمالیجئے۔ پہلے میں کہتا ہوں آپ سُن کر دہرائیے: اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ۔ اب پہلے میں جواب سُناتا ہوں پھر آپ اِس کو دہرائیے: وَعَلَیْکُمُ السَّلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

[1] ... تاریخ ابنِ عساکر، ۱۵۵/۱۹، حدیث: ۴۴۱۵

☆سَتّر بلاؤں سے عافیت کی دعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے حلقوں میں اس بار شیڈول کے مطابق "سَتّر (70) بلاؤں سے عافیت کی دعا" یاد کروائی جائے گی۔ دُعا یہ ہے:

بِسۡمِ اللهِ وَلَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الۡعَلِيِّ الۡعَظِيۡمِ

(مدارج النبوۃ، راوی حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ)

ترجمہ: اللہ پاک کے نام سے اور طاقت نہیں (گناہوں سے بچنے کی) اور قوت نہیں (نیکیاں کرنے کی) مگر اللہ پاک کی مدد سے۔ (خزینۂ رحمت، ص ۱۶۶)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث: ۵۸۹۷)

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدا نخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل

عمل کرلوں گا۔

(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟ (3) گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نمازوں کے اَوقات میں نماز پڑھنے سے قبل نماز کی دعوت دی؟ (4) رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟ (5) پانچوں نمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکرسی، سُورۃُ الاِخلاص اور تسبیح فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا پڑھی؟ (6) کنزُالاِیمان مع خزائنُ العِرفان یا نُورُالعرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صِراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟ (7) شَجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟ (8) کم از کم 313 بار دُرُود شریف پڑھا؟ (9) آنکھوں کو گناہوں (یعنی بدنِگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟ (10) کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالرٹیون وغیرہ وغیرہ سُننے سے بچایا؟ (11) راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نِگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلاضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟ (12) اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ یا مکتبۃ المدینہ کی کسی کتاب یا رِسالے یا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو کم از کم 12 منٹ پڑھا یا سُنا؟ (13) بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کرکے اَذان واِقامت کا جواب دیا؟ (14) (گھر میں یا باہر) کسی پر غصّہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا عِلاج فرمایا یا بول پڑے؟ (15) اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کے رِسالے کے خانے پُر کئے؟ (16) "مَرکزی مجلسِ شوریٰ" کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی؟ (17) گھر اور باہر ہر چھوٹے

بڑے سے اچّھے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟(18)مَدرسۃُ المدینہ (بالغان)میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟(19)عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟(20)دعوتِ اِسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟(21)صدائے مدینہ لگائی؟(22) اپنے گھر کے جَھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے(بِلاضرورت)باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟(23) آپ کے ہاں گھر درس ہوا ؟یا کسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟(24)کم از کم ایک مَدَنی درس(مسجد، دُکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو)دیا، یا سُنا؟ (25) سُنّت کے مطابق لباس(جو لیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟(26) کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟(27)داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟(28)گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟(29)سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟(30)گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟(31)اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟(مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ)؟(32)ظہر کی چار سُنّتِ قَبلیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟(33)تہجُّد کی نماز پڑھی؟ یا رات نہ سونے کی صورت میں صلوٰۃُاللَّیل ادا کی؟(34)اوّابین یا اِشراق و چاشت کے نوافل پڑھے؟ (35) کیا آج آپ نے عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلیہ پڑھیں؟(36)اِنفِرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اِسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟(37)دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز(مثلاً چپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ وغیرہ)اِستعمال تو نہیں کی؟(38) جھوٹ بولنے، غیبت و چُغلی کرنے / سُننے سے بچے؟(39)کچھ نہ کچھ وقت کے لئے ”مَدَنی چینل“ دیکھا؟(40)کسی ایک یا چند سے دُنیوی طور پر ذاتی دوستی ہے؟(41) قرض ہونے کی صُورت میں(ادائیگی کی طاقت کے باوُجود) قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً(یعنی Temporary)لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کر دی؟(42)عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نِفاق و رِیاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟ مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اِس طرح کہنا:”میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں“ جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔(43)صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟(44)کسی مُسلمان کا عیب ظاہِر ہو جانے پر(بلا مصلحتِ شَرعی)اُسکا عیب کسی اور پر ظاہر تو نہیں کیا؟(45) تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟(46)ہر جائز و عزّت والے کام سے پہلے بِسمِ الله پڑھی؟(47)چوک درس دیا، یا سُنا؟(48)اپنے والدین اور پیر و مُرشِد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ اِیصالِ ثواب کیا؟(49) مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟(50)ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟(51)کسی اِسلامی بھائی(خصوصاً ذِمّے دار) سے مَعاذَ الله کوئی بُرائی صادِر ہو جائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا مِل کر، براہِ راست(نرمی سے) سمجھانے کی

کوشش فرمائی؟ یا مَعَاذَ اللہ بلا اِجازتِ شرعی کسی اور پر اِظہار کر کے غیبت کا گناہِ کبیرہ کر بیٹھے؟(52)زبان کو گناہوں (یعنی اِلزام تراشی،دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ) سے بچایا؟(53)زبان کو فُضول اِستعمال(یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو) سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی؟(54)(گھر میں اور باہر) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے (یعنی کِھل کِھلا کر ہنسنے) سے بچنے کی کوشش کی؟(55)عمامہ شریف باندھا؟(56)ماں باپ کا اَدب واِحترام بجالائے؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ

ہفتہ وار 10 نیک اعمال

(57)گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اِسلامی بہن (مثلاً بہن/ بیٹی/ والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ) کو اِسلامی بہنوں کے اِجتماع میں بھیجا؟(58) ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ دیکھنے / سُننے کی سعادت حاصل کی؟(59) ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں اوّل تا آخر (یعنی مغرب تا اشراق وچاشت) شرکت کی؟(60) اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتِکاف کی سَعادت پائی؟(61)اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جا کر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنتقال پر تعزیت کی؟(62)اِس ہفتے پیر شریف (یا رہ جانے کی صُورت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟(63) ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُن لیا؟(64)اِس ہفتے کم از کم ایک بار عَلاقائی دورہ کیا؟(65)اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو (جو پہلے دینی ماحول میں تھے، یا پہلے اِجتماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے) تلاش کر کے اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(66)ہفتہ وار حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ 3 نیک اعمال

(67) پچھلے اِسلامی مہینے کا نیک اعمال کا رِسالہ فِل یعنی پُر کر کے اپنے نگران و ذِمّہ دار کو جمع کروادیا؟(68)اِس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟(69)اِس ماہ کسی سُنّی عالِم (یا اِمام مسجد، مؤذِّن ،خادِم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ 1 نیک عمل

(70)اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے 2 نیک اعمال

(71)زندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟(72)زندگی میں یک مُشت (یعنی ایک ساتھ) 12 ماہ اور مختلف کورسز (12 دینی کام کورس، 7 دِن کا اِصلاحِ اعمال کورس، 7 دِن کا فیضانِ نماز کورس) کی سعادت حاصل کرلی؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یااللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد